66803 ـ کیا بیوی سے مباشرت کے مسئلہ میں ابن حزم کی رائے رکھنے والا شخص روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کر سکتا ہے ؟

سوال

اگر خاوند ظاہریہ اور ابن حزم اور علامہ البانی رحمہم اللہ کی رائے پر عمل کرتا ہو کہ جماع کے بغیر منی خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو کیا اس کے لیے رمضان المبارك میں دن کے وقت روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کرنا جائز ہے، چاہے ایسا کرنے سے مذی یا منی بھی خارج ہو جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذی کا منی خارج ہونے سے حکم مختلف ہے، اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول یہی ہے کہ مذی نکلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے مرد کی خارج ہو یا عورت کی، اس مسئلہ کے متعلق اہل علم کے اقوال سوال نمبر (49752) کے جواب میں بیان کیے جا چکے ہیں.

دوم:

یہ جاننا ضروری ہے کہ صرف اپنی خواہش اور اشتہاء کی بنا پر کسی بھی عالم دین کا قول لینا حلال نہیں، یا اس لیے کسی عالم دین کا قول لیا جائے کہ وہ قول اس کے چاہت کے مطابق ہے، علماء کرام کے اختلاف کے وقت واجب یہی ہے کہ اسی پر عمل کیا جائے جس کا حکم اللہ تعالی نے دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اگر تمہارا کسی چیز میں باہم اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، تمہارے لیے یہ بہتر ہے، اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے النساء (59).

اس لیے کسی کے لیے یہ کہنا حلال نہیں کہ: میں علماء میں سے فلاں کے قول پر عمل کرتا ہوں، حالانکہ وہ قول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے متصادم ہو.

اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے:

علماء کرام کا اجماع ہے کہ جس کے لیے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت واضح ہو چکی ہو تو اس کے لیے اسے کسی شخص کے قول کی بنا پر ترك کرنا جائز نہیں . اھـ

دیکھیں: مدارج السالکین (2 / 335).

چنانچہ جب صحیح دلائل کے ساتھ حکم ثابت ہو چکا ہو تو پھر کسی شخص کو بھی کوئی قول کہنے کا حق حاصل نہیں چاہے وہ کوئی بھی ہو.

مشت زنی کرنا، یا عورت سے مباشرت کرنا حتی کہ منی خارج ہو جائے تو یہ روزہ توڑ دےگا، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے: (جن میں آئمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالك، امام شافعی، اور امام احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) ان کا استدلال یہ ہے کہ: اس نے اپنی شہوت پوری کی ہے، اور روزے دار کے لیے ایسا کرنا ممنوع ہے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا روزے دار کے متعلق یہ فرمان ہے:

" وہ کھانا پینا اور اپنی شہوت میری وجہ سے چھوڑتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1894).

اس کی تفصیل سوال نمبر (71213) اور (65698) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے اس کا مطالعہ کریں.

ہم اس کا انکار نہیں کرتے کہ اس مسئلہ میں اختلاف نہیں، بلکہ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، ابن حزم رحمہ اللہ کی رائے یہی ہے کہ بیوی سے مباشرت یعنی بوس و کنار کے وقت منی خارج ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسی رائے کو راجح قرار دیا ہے.

چنانچہ اگر کوئی شخص علمی طور پر اس رائے کو اپنائے، اور اسے اپنی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ علمی طور پر اپنائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ انسان اسی چیز کا مکلف ہے جہاں تك اس کا علم پہنچا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس رائے کو دلائل اور علماء کرام کے اقوال کے مطابق اپنائے، نہ کہ صرف رخصت اور سہل پسندی کے طور پر.

اس لیے کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ علماء کرام کی غلطیوں پر عمل کرتا پھرے، کیونکہ ایسا کرنے سے اس میں ہر قسم کا شر جمع ہو جائیگا، اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے:

جس نے بھی علماء کرام کے اختلافات پر عمل کیا، اور ان کے اقوال کی بنا پر رخصتوں پر عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ زندیق بن گیا یا پھر زندیق ہونے کے قریب پہنچ گیا " انتہی.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 228).

زندیق منافق کو کہتے ہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (22652) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے سائل کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اسی پر اکتفا کرے جس پر علماء کرام کا اتفاق ہے وہ یہ کہ بغیر انزال کیے بیوی کو چھونا اور بوسہ لینا تا کہ روزے میں احتیاط ہو سکے، اور وہ بری الذمہ رہے، اور نہ تو روزے کو فاسد کرنے کا باعث بنے، اور نہ ہی حرام فعل کے ارتکاب کا خدشہ رہے، یعنی روزے کی حالت میں جماع جیسی حرام چیز سے اجتناب رہے.

واللہ اعلم .